سوال

کسی عورت سے زنا کے بعد اس کی بیٹی سے شادی کرنے کا حکم

جواب

لحمد للہ.

ماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ یہ کوشش کریں کہ یہ توبہ سچی ہو؛ کیونکہ زنا کا جرم اور گناہ بہت عظیم ہے، اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اور پھر شادی شدہ زانی شخص تو رجم کا مستحق ٹھرتا ہے، اور حدود اللہ میں اس سے بڑھ کر کوئی حد نہیں؛ کیونکہ زنا کا جرم ہی اتنا قبیح اور

یحت ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس لیے نہیں کہ یہ نکاح حرام ہے، بلکہ اس لیے کہ اس نکاح کی بنا پر آپ اس عورت کے اور قریب ہوجائیں گے جس سے آپ زنا کر چکے ہیں، اور اس کے قریب ہونا آپ کو اس قبیح اور شنیع جرم کی یاد دلاتی رہے گی، اور ہوسکتا ہے کہ آپ کو دوبارہ شیطان

صیت والی جگہوں سے دور رہنا توبہ کی تکمیل میں شامل ہوتا ہے، اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں اس شخص کا ذکر ملتا ہے جس نے ایک سو قتل کر لیے تھے، اور پھر ایک عالم دین کے پاس آیا تو اس نے اسے وہ بستی اور علاقہ چھوڑنے کا کہا تھا جہاں کے رہنے والے اہل وفساد تھے، اور یہ توبہ کی تکمیل سے

ن اس لڑکی سے نکاح کے جواز کے بارہ عرض ہے کہ اس میں علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے :

م شافعی اور امام مالک ایک روایت میں اسے مباح قرار دیتے ہیں.

م ابو حنیفہ اور امام احمد اور امام مالک دوسری روایت میں اس نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، لیکن پہلا قول راجح ہے.

ن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

س کے بارہ میں اختلاف ہے جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا کہ آیا اس کے لیے اس عورت کی بیٹی یا ماں کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں، اور اسی طرح اگر اس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو کیا اس عورت کے ساتھ اس کا بیٹا یا اس کا باپ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں، اور آیا اس سارے مسئلہ میں ز

م مالک رحمہ اللہ موطا میں کہتے ہیں :

رنے سے زنا کرنے والے شخص پر اس کی بیٹی اور اس کی ماں سے نکاح کرنے کو حرام نہیں کرتا، اور جس نے کسی عورت کی ماں سے زنا کیا اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی، بلکہ اسے قتل کیا جائیگا، اور زنا نکاح حلال کی حرمت میں سے کچھ بھی حرام نہیں کریگا.

ب اور زہری اور ربیعہ کا بھی یہی قول ہے، اور لیث بن سعد اور شافعی اور ابو ثور اور داود بھی اسی طرف گئے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی یہی مروی ہے اس کے متعلق ان کا فرمان ہے :

"حرام حلال کو حرام نہیں کرتا"

ر ابن قاسم نے امام مالک سے موطا میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے خلاف روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں :

"جس کسی نے بھی اپنی ایسی بیوی کی ماں سے نکاح کیا جس کو اس نے چھوڑ رکھا ہو، تو وہ امام مالک کے ہاں اس حکم میں ہے جس نے اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا"

وحنیفہ اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے، وہ سب کہتے ہیں : جس نے بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس پر اس کی بیوی حرام ہوگئی.

ر سحنون کہتے ہیں :

مام مالک کے سب اصحاب ابن قاسم کی اس میں مخالفت کرتے ہیں اور ان کا بھی کہنا ہے جو موطا میں ہے.

للہ عزوجل نے مسلمان کے لیے بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام کی ہے، اور اسی طرح لونڈی ہو تو اس سے وطئ کرنے پر اس لونڈی کی ماں اور بیٹی بھی اس پر حرام ہوگی.

ں سے اس کے باپ نے نکاح یا ملک یمین یعنی لونڈی ہونے کی وجہ سے اور اس کے بیٹے نے وطئ کی ہو وہ بھی حرام ہے، تو اس میں حلال وطئ کے معنی پر دلالت ہے. واللہ المستعان.

لمانوں کے سب علاقوں کے اہل فتوی اس پر متفق ہیں کہ : زانی پر وہ عورت جس سے زنا کیا تھا استبراء رحم کرنے کے بعد نکاح کرنا حرام نہیں، تو پھر اس کی ماں اور اس کی بیٹی سے نکاح بالاولی جائز ہوا.

ر تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

ر (464-463/5) مختصرا.

، شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

ں یہی ہے کہ : جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں زانی پر حرام نہیں، اور جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی بیٹی بھی زانی پر حرام نہیں؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

ء (24).

اور ایک قرات میں "اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی ہیں.

فاعل کی بنا پر.

لہ عزوجل نے یہ ذکر نہیں کیا کہ جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں اور اس کی بیٹی محرم عورتوں میں شامل ہوتی ہے، بلکہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے :

ء (23).

لہ جس عورت سے زنا کی گیا ہو وہ قطعی طور پر اس کی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی؛ کیونکہ اس کی عورتیں اس کی بیویاں ہیں، چنانچہ جب وہ اس کی عورتوں میں شامل نہیں تو زنا اور سفاح کو صحیح نکاح سے محلق کرنا صحیح نہ ہوا.

اس لیے جب زنا سے توبہ کر چکا ہو تو اس کے لیے اس عورت کی ماں جس سے زنا کیا تھا یا اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے" انتہی

غ(7/38-39).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

، اور علماء کرام کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ زنا کردہ عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ وہ لڑکی اس کے پانی سے پیدا نہ ہوئی ہو، ہماری آپ کو نصیحت یہی ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس کے دو سبب ہیں :

تے ہوئے، کیونکہ وہ لڑکی اکثر علماء کے ہاں آپ پر حرام ہے.

، لیے بھی کہ اس سے نکاح آپ کے لیے اس کی ماں سے قرب کا باعث ہوگا اور اس کے ساتھ رابطہ کا باعث بنے گا جس سے آپ نے زنا کیا تھا، اور ہو سکتا ہے آپ نے جس گناہ سے توبہ کر لی ہے دوبارہ اس میں پڑ جائیں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

78597